ع ۴۳۸۷
رسالۂ استشہاد

جاء الحق وزهق الباطل کی فہرست

از تصنیف جناب فیض مآب ملک رقاب فاضل نحریر عالم حبیر عدیم النظیر ذو المجد الجلیل و مکارم الجزیل حامی دین نبی جناب مولانا مقتدانا مولوی شیخ احمد علی صاحب ادام الله معالیہم

رسالہ

[illegible] باطنادیہ

اشتہار

چند احادیث بخاری و مسلم و بعض آیہ قرانیہ کا ترجمہ مؤید مذہب امامیہ اردو زبان میں کیا کوئی شخص اہل سنت و جماعت ہرگز اسکو نہ دیکھے فقط

سنہ ۱۳[illegible]ھ

[illegible]

الحق يعلو ولا يعلى

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي خلق سبع سموات طباقا وحرسنا

عن الذين قال في شانهم الاعراب اشد كفرا ونفاقا

والصلوة والسلام على رسوله محمد المصطفى واله الاتقيا

ما قامت الارض والسماء **اما بعد** فهذا

قول الحق بالوفاق في بيان الايمان والنفاق

اتفقا وخوفا المؤمنين الذين التمسوني تاليفها

و[illegible] لم [illegible] يستلونها نقلة المعرفة في

صفة المعركة . لكن [illegible] الا يد [illegible] كان

اد یترک کہ عرضت علیہم بوسیلۃ ہذہ اوراق
تمیز بین الایمان والنفاق حرسہم اللہ تعالی عن
الافتراق والشقاق والشک والارتیاب بالنبی
والال الاطیاب الی یوم الحساب ورتبتہ علی مقدمۃ
وفصول وخاتمۃ

مقدمہ

بیان معنے مختصر
آل نبی مین ہی ضمائر صافیہ اور قلوب نورانیہ پر ظاہر اور واضح ہو کہ یہ تحریر
اور تقریر اقصر خصوصیت آل بشیر و نذیر مین ہے جنکو خداوند کریم نے
چادر عصمت آیۃ تطہیر عنایت فرمائی ہی پوشیدہ نہ رہے کہ مغالطہ
دینے والون نے آل کے معنے مین چھ قول بیان کئے ہین اول آل بمعنی تابعدار
دوسرے آل بمعنی اہلبیت تیسری آل بمعنے اولاد وغیرہ چوتھی آل بمعنے
قوم اور برادری پانچوین آل نبی بمعنی امت چھٹی آل نبی وہ لوگ ہین
کہ جن پر صدقہ حرام ہے یہ اختلاف لوگون نے اپنی اپنی رائے اور عقل سے
کر دیا حالانکہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حیات مین سبکے
سامنے خصوصیت اہل بیت کو بعض وجوہ اکمل طرح بیان فرمایا تھا
کہ لوگ میری بعد مجھہ مین اور میری اہل بیت مین جدائی نہ ڈالین

باوجود عبادت کثیر عذاب سخت اور سلاسل و اغلال سعیر مین گرفتار
اور زیادہ معذب ہونگی چنانچہ اولا بطور عموم خداوند عالمیان ارشاد فرماتا ہے
وعد الله المنافقين والمنافقات والكفار
نار جهنم مضمون آیہ شریفہ خداوند عالم نے منافقین اور منافقات
اور کفار سے وعدہ جہنم کا کیا ہے اور پھر بالخصوص شان منافقین مین فرماتا ہے
ان المنافقين في الدرك الاسفل من النار مضمون
آیہ شریفہ منافقین نیچے کی درجہ مین جہنم کی ہمیشگی بسر کرینگے عاقل وہ ہے جو ایمان
اور نفاق مین تمیز کرے ظاہری عبادت پر فریفتہ مست ہو کیونکہ دین حق
مین گناہ کی بخشش جانیکی امید ہے باتفاق علمای اسلام اور دین باطل مین
عبادت ہرگز قبول نہین ہوتی باتفاق علمای اسلام عاقل کو اشارہ کافی
ہے فصل مومنین کے بیان مین مومنین کی شان مین
خداوند عالم فرماتا ہے المؤمنون والمؤمنات بعضهم
اولياء بعض يأمرون بالمعروف وينهون
عن المنكر مضمون آیہ شریفہ مردان مومن و زنان مومنہ آپس مین ایک
دوسرے کے دوست ہین حکم کرتے ہین شرعی باتونکا اور خلاف شرع باتون سے منع کرتے ہین

پوشیدہ نہ رہی کہ بموجب آیہ شریفہ مومن ہمیشہ ہدایت کریگا اور ہمیشہ خود
ہدایت پاویگا نہ کبھی گمراہ ہوگا اور نہ گمراہ کریگا ای عاقل مومنین دنیا و آخرت
مین ممدوح ہین گو گنہگار ہون کیونکہ شریف سورہ نکفر عنہم سیاتہم
سی مشرف ہین مضمون آیہ شریفہ یعنی ہم اونکی گناہ کو بسبب اونکی
تہوڑیسی نیکی کے بخشدینگے اور نیز دریای بخشش فیض بی پایان ملک
منان ان الحسنات یذہبن السیئات مین غوطہ زن
ہوکر پاک ہونگے اور ظاہر ہے مضمون آیہ شریفہ وافیہ ہدایہ بدرستیکہ نیکیان مٹادیتی ہین
گناہون کو اب شرط انصاف اور ترک اعتساف واجب اور لازم ہی غور و
تامل کر بموجب آیات مذکورہ زمانہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مین
دو فریق موجود تہی مومن اور منافق چنانچہ بنص قرآنیہ معلوم ہوچکا اور
بعد اون حضرت کی بہی دو فریق مشہور ہوی شیعہ و سنی شیعہ وہ لوگ ہین جو
حضرت علی مرتضی علیہ السلام کو بحکم خدا اور رسول صلوۃ اللہ علیہ و آلہ امام
برحق اور وصی مطلق جانتی ہین اور سنی وہ لوگ ہین جو ابو بکر
کو باجماع امت خلیفہ رسول مقبول صلعم جانتے ہین - اعلی الرسول علیہ السلام
یہ دو فریق ہین اور باقی فرقہای دیگر ان دونو کی شاخین ہین بموجب

حدیث بخاری اور مسلم بقول جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بارہ

خلفا کا قائم قیامت پورا ہونا واجب اور لازم ہی لہذا فرقہ اثنا عشریہ

مومن ہیں اور باقی منافق ہیں خواہ شیعہ ہوں خواہ سنی ہوں چنانچہ

ایک فصل میں مختصر بیان ہوگا فصل بیان خصوصیت

اہلبیت میں بھی پوشیدہ نہیں کہ اعظم ترین منقبت علی

ترتیب خصوصیت اہل بیت رسالت میں آیہ مباہلہ ہی کہ جو حسب صورت

نزول وصف فضیلت حضرت رسالت مآب ہے باتفاق علما فریقین قولہ تعالی

فمن حاجک فیہ من بعد ما جاءک من العلم فقل

تعالوا ندع ابناءنا وابناءکم ونساءنا ونساءکم

وانفسنا وانفسکم ثم نبتہل فنجعل لعنت اللہ علی

الکاذبین مضمون آیہ شریفہ یہ ہے جو شخص قوم نصاری میں سے

الوہیت عیسی بن مریم میں تم سے جھگڑا کرے بعد معلوم ہونے اس بات کے

کہ عیسی بن مریم بندہ ہمارا ہے اور رسول خدا ہے پس کہو تم قوم نصاری کو

آؤ ہم تم بلاویں ہم اپنے بیٹوں کو اور تم اپنے بیٹوں کو اور ہم اپنی عورتوں کو اور

تم اپنی عورتوں کو اور ہم اپنی جانوں کو اور تم اپنی جانوں کو پھر ہم التجا کریں

باہدیگر بددعا کرین لعنت خدا کرین یعنی باہدیگر دیگر ومہربے
پر نفرین کرین سچی کی دعا سی جہوٹہ پر کو خداوند عالم ہلاک اور
برباد کریگا تتمہ اسکا چند فروع مین اولی
مراد ابناءنا سی تو جو مذکور ہین باتفاق علماء اسلام جناب حسنین
علیہما السلام ہین اور مراد نساءنا سی جناب فاطمہ علیہا السلام
ہین اور مراد انفسنا سی جناب علی مرتضی علیہ السلام ہین
ان مرادات مین تمام علماء اسلام متفق ہین دوسری
کتاب مسلم کی صفحہ ۲۷۸ سطر ۲۲ مین سعد بن ابی وقاص سے
یہ حدیث ہی کہ جب آیہ شریف ندع ابناءنا و ابناءکم نازل ہوئی جناب پیغمبر خدا
صلوٰۃ اللہ و آلہ نی علی اور فاطمہ اور حسن او حسین علیہم السلام کو
اپنی پاس بلایا اور کہا اللہم ہولاء اہلی مضمون
روایت یہ ہی کہ خداوندا میرے اہلبیت تو یہ ہین تیسرے
منقول ہی کہ جب حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم واسطی
مباہلہ تشریف لیچلے اوسوقت سواے حسنین و فاطمہ و علی مرتضی
صلوات اللہ علیہم تہے اور کوئی حضرت کی ہمراہ نہ تہا چنانچہ

چنانچہ تفسیر جلالین مین مذکور ہی و قد خرج معہ الحسن و
الحسین و فاطمہ و علی و قال لہم اذا دعوت
فامنوا مضمون روایت جب جناب پیغمبر خدا صلوات اللہ علیہ و آلہ واسطے
مباہلہ کی گہر سے جانب مسجد یا مقام مباہلہ مین تشریف لیچلی اوسوقت
حضرت کی ہمراہ حضرت امام حسنؑ اور حضرت امام حسینؑ اور حضرت فاطمہؑ اور
حضرت جناب علی مرتضیٰؑ بہی تھے اور جناب پیغمبر خدا نے انلوگونسی فرمایا
جب مین تمہاری کیواسطی بد دعا کرون گا تم اوسوقت آمین کہنا اور کتاب
خازن فتوحات حاشیہ جلالین مین مذکور ہی لما راوا النبی
ومن معہ قال کبیرہم انی لاری وجوہا لو
سألوا اللہ ان یزیل جبلا من مکانہ لازالہ
فلا تباہلوہم خازن مضمون روایت جسوقت نصاری نجران نے
جناب پیغمبر خدا اور آل اطہار مصطفےٰ کو دیکہا جو نصاری مین بہت بڑا
عالم تہا اوسنی کہا کہ مین اسوقت وہ چہرہ نورانی دیکہتا ہون قسم ہی خدا
کی اگر یہ خداوند عالم سی دعا کرین کہ پہاڑ اپنی جاسی اوکہڑ جاوے تو
فوراً اوکہڑ جائیگا مناسب یہی ہی کہ مباہلہ مت کرو اور صلح کرو قصہ مختصر کا

برسی کتابون مین مذکور ہی چوتھی نبوۃ جناب پیغمبر خدا اور خلافت
و امامت ائمہ ہدی تمام کتب سماوی مین مرقوم و مسطور ہی چنانچہ قول
سی عالم عیسای کی ظاہر مستنبط ہوتا ہی کہ مین اسوقت وہ چہرہ نورانی
دیکھتا ہون کہ جنکی دعا کی برکت سی پہاڑ بہی اپنی جگہ سی اوکھڑ جائیگا
چونکہ وہ ملعون جناب محمد مصطفے اور ائمہ ہدی علیہم السلام انجیل وغیرہ
سی جانتا تہا لہذا اوسنی مباہلہ سے منہ کیا ورنہ مباہلہ ضرور ہوتا اور موید
اسکا یہ قصہ ہی کہ ایک عالم منجملہ چالیس علماء عیسای کے تلاش
جناب سردار انبیا مین چلا اتفاقاً اوسکا گذر مملکت اہل اسلام مین ہوا
وہان چارون مذہب کے علماء جمع تہی اوس عیسای نے علماء اہل
اسلام سی نام و نسب بعد اسم مبارک جناب خاتم النبیین کا پوچھا اہل اسلام
نے تمام کیفیت بیان کی اوسنی کہا اونہی حضرت کا طلبگار ہون پھر عیسای
نی کہا پھر وہ کہان تشریف رکھتی ہین علماء نی جواب دیا کہ اون جناب کا
انتقال ہو گیا عیسای نے پوچھا انکی وصی کا نام و نسب کیا ہے
علماء نی کیفیت ابوبکر خلیفہ اول کی بیان کی عیسای نے کہا انکا وصی
تو اونکا والد اور اونکی چچا کا بیٹا ہوگا وہ نبی نہین ہے جسکو مین ڈہونڈہتا

ہوئی علماء نے فتوی اوس عیسائی کے قتل کا دیا عیسائی نے
کہا ای لوگو مین اپنے دین حق پر ہون نہ چھوڑونگا اس دین کو جبتک
مجھے دین حق نہ ملیگا امیر شہر کو خبر ہوئی امیر نے حسین نامی ایک
مولوی اثنا عشریہ اوس جگہ موجود تہا اونکے پاس عیسائی کو بھیجدیا
مولوی حسین نے اوسسے تمام کیفیت پوری پوری بیان کی خلاصہ
یہ ہی کہ غیبت صغری کا ابتدائی زمانہ تہا حضرت امام اخر الزمان سے
اوسکی ملاقات ہوئی حضرت نے اوسکا نام اور اوسکے اتالیس رفقا کا
نام بنام و دیگر حال تمام وکمال بیان فرمایا وہ امام اخر الزمان کی پاس
جا کی اسلام لایا تمام حکایت اوسکی کتب اخبار وتفسیر مین باحسن وجہ
مذکور ہی فصل آیہ تطہیر معہ خصوصیت اہلبیت
علیہم السلام مین کتاب مسلم کی صفحہ ۲۸۳ سطر ۲ مین عائشہ
صدیقہ سے روایت ہی کہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نکلی
صبح کو تو حسن علیہ السلام تشریف لائی حضرت نے اونکو اپنی چادر مین
لے لیا پہر حسین تشریف لائی حضرت نے اونکو بہی اپنی چادر مین لے لیا
پہر حضرت فاطمہ علیہا السلام تشریف لائین حضرت نے اونکو بہی اپنی

چادر مین سے لئے پہر حضرت علی علیہ السلام تشریف لائے حضرت نے
انکو بہی اپنے چادر مین لے لیا پہر حضرت نے آیہ انما یرید اللہ
لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم
تطہیرا پڑہی مضمون آیہ یہ ہین ارادہ کیا خدا نے کہ دور کرے
تمسے ہر ایک برائی اے اہل بیت رسول اور پاک کرے تمکو جیسا حق ہے
پاک کرنیکا پوشیدہ نرہے کہ آیہ مباہلہ اور آیہ تطہیر بارشاد جناب
رسالتمآب بحسب تحریر مشاہیر علما اہلسنت خصوصیت اہلبیت
رسالت علی علیہ السلام اور فاطمہ اور حسن اور حسین علیہم السلام پر دلالت
کرتی ہین پس انکے سوا اور کو اہلبیت میں داخل کرنا خلاف آیات
قرآنیہ اور احادیث نبویہ ہے اب ہمہ دان عقل رکھنے والے حقیقت
حال کو سمجھ جائینگے۔ فصل بیان وصیت جناب
رسالتمآب بکتاب خدا و اہلبیت مین
کتاب مسلم کی صفحہ ۲۷۹ سطر ۲۰ مین زید بن ارقم سے روایت ہے کہ
اسنے کہا قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
یوما فینا بماء یدعی خما بین مکہ والمدینہ

فحمد الله واثنى عليه ووعظ وذكر ثم قال
اما بعد الا ايها الناس فانما انا بشر يوشك
ان ياتى رسول ربى فاجيب وانا تارك
فيكم ثقلين اولهما كتاب الله فيه هدى
والنور فخذوا بكتاب الله واستمسكوا به
فحث على كتاب الله ورغب فيه ثم قال
واهلبيتى اذكركم الله فى اهلبيتى اذكركم
الله فى اهلبيتى اذكركم الله فى اهلبيتى
وعن يزيد بن حيان فقلنا من اهلبيته
نساؤه قال لا وايم الله ان المرأة تكون مع
الرجل العصر من الدهر ثم يطلقها فترجع
الى ابيها وقومها ولكن اهلبيته من حرم الصدقة
بعد اسكے مضمون اس روايت زيد بن ارقم كى كهاكه بمقام غدير خم جناب
پيغمبر خدا نى خطبه پڑها اور وه مكان درميان مكه اور مدينه كى تهى
پس حضرت نى پهلى حمد وثنا خداوند عالم بيان فرماى پهر

وعظ و پند سموہان حاضرین کو کیا اور ارشاد فرمایا کہ ای گروہ مردم
مین بشر ہون اور قریب ہے کہ آوی پیام اجل کا اور مین قبول کرون
اوسکو اور مین تم لوگون مین دو چیزین صاحب عزت اور توقیر چھوڑ
تاہون اول اونمین کتاب خدا ہے جو ہدایت اور نور سی معمور ہے
پس عمل کرو تم کتاب خدا پر اور مضبوط پکڑو تم کتاب خدا کو پس بہت
تاکید شدید سی فرمایا کتاب خدا پر عمل کرنیکو اور بہت رغبت دلائی
پھر ارشاد فرمایا اور دوسری میری اہلبیت ہین پھر تین مرتبہ مکرر فرمایا
نصیحت کرتا ہون مین تمکو اپنی اہل بیت مین نصیحت کرتا ہون مین تمکو
اپنی اہل بیت مین نصیحت کرتا ہون مین تمکو اپنی اہل بیت مین یعنے
بعد میری تم لوگ میری اہلبیت کی مخالفت نہ کرنا اور کتاب خدا اور
اہلبیت کی متابعت کرنا چنانچہ دوسری روایت اسپر بخوبی
دلالت کرتی ہی جناب علی مرتضے علیہ السلام نی فرمایا کہ جناب
پیغمبر خدا نی آخر خطبہ پر وقت وفات ارشاد فرمایا انی قد
ترکت فیکم امرین لن تضلوا بعدی ما
ان تمسکتم بہما کتاب اللہ و عترتی

اہلبیتی یعنی بدرستیکہ مین دو ثقل تم مین چھوڑتا ہون تم ہرگز ہرگز
بعد میری گمراہ نہوگی اگر تم اون دونونکی پیروی کروگی کتاب
خدا اور عترت اہلبیت میری الحدیث اور مسند امام احمد کے مشکوۃ
مین مذکور ہی براء بن عازب و زید بن ارقم نی کہا ان رسول اللہ
لما نزل بغدیر خم اخذ بید علی علیہ السلام
فقال الستم تعلمون انی اولی بالمومنین
من انفسہم قالوا بلی قال الستم تعلمون
انی اولی بکل مؤمن من نفسہ قالوا بلی
فقال اللہم من کنت مولاہ فعلی مولاہ
اللہم وال من والاہ وعاد من عاداہ فلقیہ
عمر بعد ذلک فقال لہ ہنیا یا ابن ابیطالب
اصبحت وامسیت مولی کل مومن و
مومنة یعنی مضمون روایت یہ ہی کہ جناب رسول خدا
منزل غدیر خم مین نزول اجلال فرمایا اسوقت حضرت نے دست
مبارک جناب علی مرتضی اپنی دست اقدس مین لیکر فرمایا

کیا تم نہین جانتی ہو کہ مین سب مومنین کی جانون سے اولی
اور افضل ہون سب نی عرض کیا لاریب آپ سب کے اولی اور
افضل ہین پھر حضرت نے فرمایا کیا تم نہین جانتی ہو کہ مین ہر مومن
کی جان سے اولی اور افضل ہون سب نی عرض کیا بلاشک آپ ہم سب
سی افضل اور اولی ہین پس حضرت نی ارشاد فرمایا خداوندا جسکا
مین مولا ہون اوسکا علی مولا ہی خداوندا تو اوسکو دوست رکھہ
جو علی کو دوست رکھی اور اوسکو دشمن رکھہ جو علی کو دشمن رکھی
پس عمر بن الخطاب نے علی مرتضی سے بعد اس بیان کی ملاقات کی
پس علی علیہ السلام سی کہا یا ابن ابیطالب یہ ولایت تمکو مبارک ہو
صبح کی اور شام کی تمنے کہ مولا ہوا ہر مومن کے اور مومنہ کے **فائدہ** بیان

ولایت بعد مراجعت حجۃ الوداع کی ہی

اور سورہ توبہ مین بیان ولایت قبل از حج سال نہم ہجرت سی ہے
بناہر مشہور کی اور سورہ توبہ کی ولایت کا بیان فصل بیان مومنین مین ہو چکا ہی
کہ اولیا یعنی دوستان اور محبان ہین اور روایت غدیر خم مین ولایت
یعنی دوستی اور محبت جاننا تطویل لا طائل کیونکہ جب قرآن سے ثابت

سی دوستی اور محبت مومنین مین باہمدیگر ثابت ہو چکی ہے اور
قران حجت خدا ہی اور مومنین در جہ دوستی مین سب برابر ہین
پہر حدیث غدیر خم کا کیا فائدہ ہوا۔ پس معلوم ہوا کہ مراد ولایت سی
حدیث غدیر خم مین امامت اور خلافت ہی ہاکلام جناب سید انام
مین تطویل بلاطائل لازم نہ آوی اور نیز مبارکباد ی خلیفہ ثانی بہی
عمدہ دلیل ہے کہ ولایت سی مراد حدیث غدیر خم مین امامت اور
خلافت ہی ورنہ مقدمہ محبت و دوستی مین مبارکبادی بیکار
ہے کیونکہ محبت مومنین کا وجوب تو قران شریف ہی ثابت ہے
عاقل کو اشارہ ہی کافی ہے پس تمام تحریر مذکور بالا سی بخوبی معلوم
ہوا کہ شریک ہمسیم قران شریف و وصیت بشیر و نذیر مین مخصوص
آل محمد مصطفی علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین شہید کربلا ہین نہ غیر
اور بعد آنحضرت صلعم اطاعت اور متابعت اونہی کی واجب
اور لازم ہی اور بعد اونکی اطاعت نو اماموں کی بحکم جناب رسول
مقبول بنا بر حدیث مشہور بین العلماء فحول واجب اور لازم ہی
چنانچہ عنقریب مذکور ہوگا اب کوی سمجھی یا نہ سمجھے یہ اختیار اسکو

ضعیف الاعتقاد ان بزرگون اور سردارونکی متابعت کرتی
هین پس عاقل پر واجب اور لازم هی که مذهب باطل مین کسی
کی پیروی نه کری اور ائمه مهدیین اور مردم مومنین کی معرفت
حاصل کری تا نه قیامت مین پچهتاویگا چنانچه حق سبحانه
تعالی نے فرمایا هی وقالوا ربنا انا اطعنا سادتنا
وکبرائنا فاضلونا السبیل مضمون آیه شریفه
اور کهین گی ای پروردگار هماری بدرستیکه همنی تو اطاعت او
تابعداری اپنی سردارون اور بزرگون کی کی پس اونهون نی
همکو گمراه کیا اور ظاهر هی جب آدمی کسی شخص کے سبب مبتلا
عذاب اور بلا هوتا هے اسوقت اگر وه صاحب عزت و توقیر
بهی هوتا هی تو کچ فهم اپنی منصب مین اوسکی عزت و توقیر نهین کرتے
هین لهذا منافقین و کفار اپنی سادات کبار اور بزرگان والا
تبار پر کهنکه عذاب شدید مین گرفتار هونگی لعن و طعن کرین گے
چنانچه حق سبحانه تعالی نی خبر دی هی ربنا اتهم
ضعفین من العذاب والعنهم لعنا

کبیرا مضمون آیت شریفہ کا ای پروردگار ہماری تو اون
بہکانی والی سرداروں اور بزرگوں پر دگنا عذاب کر اور
انپر بڑی لعنت کر یعنی نظر رحمت اون سے اوٹھالی

فصل بیان امامت او رخلافت

ائمہ اثنا عشر عن عامر الشعبی عن جابر بن
سمرة قال قال النبی لا یزال ھذا الا
مر عزیزا الی اثنا عشر خلیفة مضمون
روایت شعبی سی روایت کی کتاب مسلم کی صفحہ ۱۱۹
مین روایت ہی جابر بن سمرہ سی روایت کی کہ جناب
رسالت مآب نی فرمایا ہمیشہ یہہ اسلام معزز و ممتاز رہیگا
یہانتک کہ اسمین بارہ خلیفہ ہون اور روایت عامر بن سعد
بن ابی وقاص مین مذکور ہی کہ تا قیام قیامت بارہ[۱۲] خلیفہ
ہونا ضروری ہی اور اس مضمون کی کئی روایتین ہین
حصین سے اور عبدالملک ابن عمر سے اور سماک سی اور
حماد بن سلمہ سی اور ابن عوانہ وغیرہ سے بسبب ہتین

مسئلہ میں مذکور ہیں صفحہ ۱۹ فائدہ بموجب روایات مذکورہ بارہ خلیفہ کا ہونا تا قیام قیامت بفرمودہ جناب رسالت ضروریات دین سے ہی ورنہ کچھ فائدہ بیان کا نہوگا اونکی نام کا ذکر ہونا بھی منجملہ واجبات کی ہے ورنہ اطاعت اونکی ممکن نہوگی بعض علماء اہل سنت اہل انصاف نے اسماء ائمہ اطہار اپنی تصانیف میں تحریر کئی ہین مین بحوالہ کتاب مطالب السئول فی مناقب آل الرسول بنام ونسب مصنف مصنف ترجمہ زبان اردو مین تحریر کرتا ہون اوسکی اسدی نی طبقات فقہاء شافعیہ میں ذکر کیا ہی محمد بن طلحہ بن محمد ابن الحسن شیخ کمال الدین ابو سالم قرشی عدوی نصیبی اس مصنف نی اسطور تحریر کیا ہے کہ امامت منحصر ان بارہ اماموں میں ہی اور ثبوت امامت یوں ہے کہ علی مرتضی سی امامت حسن کو پہونچی اور حسن سی حسین کو اور حسین سے زین العابدین کو اور زین العابدین سے محمد باقر کو اور محمد باقر سی جعفر صادق کو اور جعفر صادق

سی موسے کاظم کو اور موسی کاظم سے علی رضا کو اور
علی رضا سے محمد تقی کو اور محمد تقی سے علی نقی کو اور علی
نقی سے حسن عسکری کو اور حسن عسکری سے حجۃ اللہ المہدی کو
الحمدللہ یہ بیان مصنف منصف نے موافق عقاید شیعون کے
کتاب مذکور مین تحریر کیا اور یہ کتاب میری پاس موجود
ہے ملاحظہ فرمائی بلکہ اوس نے یہہ کتاب خاص بارہ ۱۲ امامون
کے ثبوت امامت مین تحریر کی ہے اور کتاب اہل سنت کی سوا
کسی کتاب مین نہین لکھا آپ دیکھین تو وجہ کرین

فصل بیان فدک وغیرہ مین قال اللہ تعالیٰ
وما افاء اللہ علی رسولہ منھم فما
اوجفتم علیہ من خیل ولا رکاب
ولکن اللہ یسلط رسلہ علی من
یشاء واللہ علی کل شیء قدیر

یعنی اس آیہ شریفہ پروردگار عالم نے ارشاد فرمایا اور جو چیز
پروردگار نے اپنی رسول مقبول کو مال فئی سے نضیر وغیرہ

مین عطا فرمای پس وہ یعنی مال فئی اوس قبیل سے ہی کہ بلا جدال و قتال اور بلا سوار ہونی گھوڑے اور اونٹ پر خداوند عالم نے اپنی رسول کو عطا فرمایا کیونکہ پروردگار اپنی رسول کو جسپر چاہی مسلط کروی اور خداوند عالم ہر چیز پر قادر ہی باتفاق علماء فریقین مال فئی قبضہ اور تصرف جناب رسالت مآب مین تہا اسمین مہاجرین و انصار کا مطلق حصہ نہین ہے چنانچہ فتوحات حاشیہ جلالین مین فخر رازی سے نقل کیا ہی قال الرازی ان الصحابہ طلبوا من النبی ان یقسم الفئی بینھم کما قسم الغنیمہ بینھم فذکر اللہ تعالی الفرق بینھما و ان الغنیمہ ھی التی اتعبتم انفسکم فی تحصیلھا و اما الفئی فھو مالم یوجف علیہ بخیل ولا رکاب فکان الامر مفوضا فیہ الی النبی

یضعہ حیث شاء مضمون روایت فخر رازی کا یہہ ہے کہ بعد رحلت کے صحابہ

نے جناب پیغمبر خدا سے کہا کہ آپ مال فئی کو بطور مال غنیمت مہاجرین انصار پر

تقسیم فرمائیے پس خداوند عالم نے مال فئے اور مال غنیمت مین فرق ارشاد

فرمایا یعنی مال غنیمت وہ مال ہے کہ جسکے حاصل کرنے مین تمہارے نفسونکو سختی

اور تعب ہوا اور مال فئی وہ مال ہے جو بغیر سواری اسپ و شتر یعنی بلا قتال و

جدال حاصل ہو پس وہ مال قبضہ اور تصرف مین ہمارے نبی کے ہے جہان چاہے

وہ خرچ کرے اس تقریر سے خوب واضح ہوا کہ مال فئے مین مہاجر اور انصار کا

مطلق حصہ نہین ہے اوسمین اختیار جناب رسول مختار کو ہے مگر بحکم خدا موافق

اس آیہ کے ہے ما افاء اللّٰہ علی رسولہ من اھل القری فللّٰہ و للرسول

و لذی القربی و الیتمی و المساکین و ابن السبیل الآیہ مضمون آیہ شریفہ

یعنی جو چیز خداوند عالم نے اپنے رسول کو عطا فرمائی مال اہل قریہ سے وہ مال خاص

خدا اور رسول خدا کا ہے اور قرابتی رسول کا اور یتیمون اور مسکین اور ابن سبیل کا

ہے اہلسنت کا قول ہے کہ مراد قرابتی سے اوسکے بنی ہاشم اور بنی مطلب ہین

کہ عوض صدقہ مال فئی مین اونکا حصہ مقرر کیا ہے اور یتیم اور مساکین اور

ابن سبیل یہہ عام لوگ ہین اور جناب فاطمہ اور جناب ائمہ اطہار کا ارشاد ہے

کہ قرابتی اور یتیم اور مساکین اور ابن سبیل یہہ خاص اولاد فاطمہ علیہا السلام ہے
اور مال فیء بقول ابن عباس اشیاء مفصل ذیل میں ہے قریظہ و بنی النضیر
وهما بالمدینه وفدك وهي ثلثة اميال من المدينة وخيبر و
قرى عرينة وينبع مضمون روايت مال بنى قريظه اور مال بنى نضير اور وه
دونو مدینہ میں ہیں اور فدک مدینہ سے تین میل کے فاصلہ پر ہے اور خیبر اور قری
عرینہ اور ینبع ہیں تقسیم اس مال کے موافق اقوال اہل سنت پانچ حصوں پر ہوگی
چنانچہ امام شافعی وغیرہ سے فتوحات حاشیہ جلالین میں مذکور ہے کہ ان
معنى الآيتين واحد اى ما يحصل من اموال الكفار بغير
قتال يقسم على خمسة اسهم اربعة منها لرسول الله وسهم
لذوى القربى وهم بنو هاشم وبنو المطلب لانهم منعوا من
الصدقة فجعل لهم حق في الفيء وسهم لليتامى وسهم للمساكين وسهم
لابن السبيل مضمون روايت شافعی نے کہا ہے کہ معنی دونوں
آیتوں کے ایک ہی ہیں یعنی جو چیز حاصل ہو اموال کفار سے بغیر قتال و جدال تقسیم کیا
جائیگا پانچ سہام پر چار سہام خاص جناب رسول خدا کے ہیں بعد ازاں ایک سہام قرابت
جناب رسول خدا کا کہ وہ اولاد ہاشم اور اولاد مطلب ہے کیونکہ صدقہ اون پر

حرام ہی عوض اوسکی مال خمس مین اونکا حصہ مقرر کیا گیا
اور ایک سہام یتیمونکا ہی اور ایک سہام مساکین ہی
اور ایک سہام مسافرونکا ہی خلاصہ یہ ہی کہ روایتین
کتب اہل سنت مین اس مضمونکی بکثرت ہین مال خمس قبضہ
اور تصرف مین اوس جنابکے رہا اور یہہ بہی اجماعا معلوم
ہوا بلکہ بعض قرائنہ اور احادیث صحیحہ سی بہی ثابت ہوا کہ اوس
مال مین مہاجر و انصار کا مطلق حصہ نہین تہا اور حدیث
لا نورث دو آیتونکی مخالف ہی آیہ ترکہ و آیہ وصیت پس
جو حدیث مخالف قرآن شریف ہے بقول جناب رسول
خدا وہ حدیث راوی کی مونہہ پر مارو لہذا حدیث لا نورث
قابل اعتبار نہین ہی ورنہ بخلاف قرآن بہ نسبت جناب
پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اینگا سبحان اللہ کیا عقیدہ ہی اہل
کا خلاصہ تقریر یہ ہی کہ موافق اقوال اہل سنت خمس سہام
پنجم قسم تہا ایک سہم تو خاص حضرت کی تہی اور چہار سہام
سو لحق خیبر علمای اہل سنت قبضہ اور تصرف جناب پیغمبر

خدا مین نہ تھی بلکہ بطور تولیہ حضرت اپنی دست مبارک سے
تقسیم فرماتی تھی مگر الکبیس سہام تو خاص حضرت کے قبضہ میں تھا
اور ما بقی مؤنتہ سال اخراجات خود اور اخراجات عیال سے
راہ خدا مین خرچ کرنا دلیل ما صدقہ نہین ہی اور وصیت کی
حق مین ثابت نہین ہی اور حدیث للوارث مخالف آیہ
وصیت اور آیہ اولو الارحام اور آیہ ما اتاکم الرسول وغیرہ
کی ہی یا پہر کس طرح فدک وغیرہ حق جناب سیدہ نہ قرار دیا
جاوی سبحان اللہ کیا چوری اور سرزوری ہی یہ عقیدہ
خاص اہل سنت کا ہی کہ خلاف قران کرنا اور قران کو
ایمان جاننا عاقل کو اسقدر کافی ہی توضیح مقام لطور
بالفرض والتقدیر مال پیغمبر خدا صدقہ کا ہی ہی مگر یہ تو
کہ ابوبکر کو تولیہ کس دلیل سی پہنچا آیا کوئی آیت قرانی ہی
یا حدیث نبوی ہی بیان خلافت بقول عمر بن الخطاب
جناب رسالت مآب کے حکم سی ثابت نہین ہی تو تولیہ تو کیا
چیز ہی فصل بیان بطلان خلافت خالفہ ثلث

اور وجہ خالفہ لینی کی یہہ ہے کہ یہہ خلافت نہ بحکم خدا اور نہ بحکم جناب
محمد مصطفیٰ ص ہی بلکہ یہہ خلافت بشہادت عمر بن الخطاب دین جناب رسالت
مین داخل نہین ہو سکتی کیونکہ حضرت عمر خود فرماتی ہین ان استخلف
فقد استخلف من هو خیر منی ابو بکر وان اترک فقد ترک من هو
خیر منی رسول اللہ مضمون روایت اگر مینی کسیکو خلیفہ کیا تو مینی
اقتدا کی اور پیروی کی اوس شخص کی جو مجھسی بہتر ہی یعنی ابو بکر کہ اوسنی وقت
وفات خود مجکو خلیفہ کیا تہا اور مینی کسیکو خلیفہ نکیا تو بہی مینی اقتدا
اور پیروی کی اوس شخص کی جو مجھسی بہتر ہی یعنی جناب پیغمبر خدا کی کسیکو
اپنا خلیفہ اور جانشین نہین کیا اور اسمضمون کی روایتین بخاری اور
مسلم وغیرہ مین مذکور ہین ملاحظہ فرمائی کہ کیا سچی تقریر ہی جو
کتاب شرح مواقف کی صفحہ ۷۲۹ مین صاحب کتاب نے تحریر کی ہی
الخلافة هی الامارة والسلطنة لیست من اصول الدین ولا من
فروع الدین مضمون عبارت خلافت وہ مختص بہ امارت و سلطنت کی ہی
نہ اصول دین سی ہی نہ فروع دین سی ہی کیونکہ حضرت بعد استشہادت کے
بہی دعوی شیعو نکا قابل سماعت نہو تو پہر بہی خیر آپ سنیین مائۃ سنین

حد المومنین کا منکر ایکبار زنا اور کشتی بافوہ ثابت ہے خلاف عقل ہے
کیونکہ یہ چیز اصول دین اور فروع دین سے نہیں ہے اوس سے بحث کیا
ہو رہ جہ استدلال یہہ ہے کہ اکمال دین جناب سید المرسلین بحکم
رب العالمین الیوم اکملت لکم دینکم جناب سرور کائنات مین ہو چکا
تھا اور خلافت ابو بکر بعد وفات جناب خیر البشر بمکایدہ سقیفہ بنی ساعدہ
مین منعقد ہوی اور آیہ بلغ ما انزل الیک عمدہ ترین دلیل ہے کہ
خلافت ابوبکر بحکم خداوند جلیل نہین کیونکہ اگر خلافت مذکورہ بحکم خدا
ہوتی تو ضرور حضرت اوسکو بیان فرماتی بلکہ موافق تحریر ابن سعد
حضرت نے فرمایا اگر مین کسیکو خلیفہ کرونگا اور لوگ اوسکی فرمانبرداری
نکرینگی تو خوف ہے کہ امت پر عذاب نازل نہو جاے لہذا امت
کو بے خلیفہ چھوڑا اب منصف بغور و تامل نظر و فکر کرے کہ خلافت ابوبکر
کس قدر بے اصل تھی عاقل کو اشارہ ہی کافی ہے فصل بیان اجماع
مین پوشیدہ نرہے کہ جو اجماع کہ بلا شرکت معصوم کسی مسئلہ شرعی پر
ہووہ اجماع باتفاق علماء امامیہ باطل ہے لہذا اپنا حدیث لا تجتمع امتی
علی الضلالۃ کہ ضرور یہی مضمون روایت جناب رسالتماب نے فرمایا کہ

کہ میری امت امر ضلالت پر کبھی جمع نہیں ہوگی پس اگر اہلبیت
جناب سید الانام تا روز قیام ہرگز ہرگز امر ضلالت اور گمراہی پر
جمع نہ ہوں گے تو اس حدیث کی صحت خلافت ابوبکر پر نسبت اہلبیت
رسالت قطعی محال ہے کیونکہ موافق تحریر بخاری اور مسلم جناب فاطمہ زہرا
سیدۂ اہل الجنہ اور جناب علی مرتضی نفس جناب محمد مصطفی نفر اخدا
اور فرزندان جناب سید النساء حسن و حسین بقول ملا مسلمان سید شباب
اہل الجنہ جس خلافت سے ناراض ہوں وہ خلافت کیونکر خلافت حقہ ہو سکتی
اور یہ خلافت حقہ ہے تو اس میں دو جناحیں لازم آتی ہیں ایک خلاف
حدیث پیغمبر چنانچہ مسلم اور ترمذی وغیرہ میں مذکور ہے قال رسول
اللہ رحم اللہ علیا اللہم ادر الحق معہ حیث دار مضمون روایت
جناب پیغمبر خدا نے فرمایا خدا رحم کرے علی پر خداوندا تو علی کے ہمراہ حق
کو پھیر دے جدھر علی پھرے دوسرے حضرات ارشاد فرمائیں کہ بموجب تحریر
بخاری وغیرہ جب یہ معنی ہیں کہ لحاظ جناب فاطمہ تا زندگی معصومہ حضرت
علی نے ابوبکر سے بیعت نہیں کی اس حیثیت سے معنی یہ ہیں کہ حق کو ہمیشہ اگر
کہو کہ حق ابوبکر کی طرف تھا تو بر خلاف حدیث نبی کے ہے اور یہ باتفاق

علماء اسلام محال ہی اور اگر کیوں کی حق بموجب حدیث خیر البشر علی کی
طرف تہا تو بطلان خلافت ابو بکر لازم بشرط نظر انصاف فرمائی کہ
فیصح ہے یا نہیں اور دوسری حدیث القرآن مع علی و علی مع القرآن
اللہم ادر الحق معہ حیث دار علی مضمون روایت جناب پیغمبر
خدا نی فرمایا قرآن علی کے ہمراہ ہی اور علی قرآن کی ہمراہ ہی خداوند ا
تو حق کو علی کے ہمراہ پہیر دی جدہر علی پہری تیسرے حدیث الحق
مع علی و علی مع الحق اللہم ادر الحق معہ حیث دار مضمون
روایت جناب پیغمبر خدا نی فرمایا حق علی کے ہمراہ ہی اور علی حق کی ہمراہ
خداوندا حق کو علی کے ہمراہ پہیر دی جدہر علی پہیری خلاصہ یہہ ہی اگر
خلافت ابو بکر صحیح ہی نعوذ باللہ دعاء جناب پیغمبر خدا مقبول نہیں
ہی سبحان اللہ اہل اسلام ہو کر اب یہی عقیدہ رکہنا چاہی
دوسری اگر خلافت ابو بکر حق ہی تو جرم اہلبیت رسول اکرم کے
طرف لازم ہوگا چنانچہ بخاری اور مسلم میں مذکور ہی جناب پیغمبر
خدا نی فرمایا من اطاعنی فقد اطاع اللہ و من عصانی فقد
عصی اللہ و من اطاع امیری فقد اطاعنی و من عصی امیری

فقد عصانی جس شخص نے میری اطاعت کی اوس شخص نے خداوند عالم کی اطاعت کی اور جس شخص نے میرے امیر کی نافرمانی کی اوس شخص نے میری نافرمانی کی
خداوند عالم کی نافرمانی کی اور جس شخص نے میرے امیر کی نافرمانی کی اوس شخص نے
ای عاقل اب غور و تامل کی چاہیے جو خاصان خدا اور ذریت جناب محمد مصطفی
ہیں نعوذ باللہ وہ کس درجہ میں ہیں موافق عقاید اہل سنت کے دوسری
حدیث میں من خرج من الطاعة و فارق الجماعة فمات میتة
جاہلیة مضمون روایت کتاب مسلم میں ابو ہریرہ سی منقول ہی
کہ حضرت نی فرمایا جو شخص اطاعت امر سی خارج ہوا اور جماعت اہل اسلام
سے جدا ہوئے والی پہر وہ شخص مر جاوی وہ کافر ہی کتاب الصواعق سے فرمائی جناب
فاطمہ علیہا السلام نعوذ باللہ کس درجہ میں ہیں اور اسی مضمون کی بیت روا
عبد اللہ بن عمر سے صحیح بخاری اور مسلم میں ہیں عن ابو ہریرہ کل امتی
یدخلون الجنة الا من ابی قیل و من یابی قال من اطاعنی
دخل الجنة و من عصانی فقد ابی مضمون روایت بخاری میں ابو ہریرہ سے
منقول ہی حضرت نی فرمایا میری امت بہشت میں جاویگی مگر جسنے کہ
نافرمانی کی وہی منکر ہی یعنی دوزخی ہی اس حدیث کو پہلے حدیث سی ملا کے

سبحانہ تعالیٰ دیکھیے تو کیا لکھتا ہے معاذ اللہ تعالیٰ لعنہ بانتہی یعنی
موافق روایات مذکورہ علی اور فاطمہ اور حسن حسین علیہم السلام
نسبت منکر ہی خلافت ابوبکر وغیرہ کی جو موافق عقیدہ اہل سنت خلیفہ اور
امیر جناب رسالتماب ہیں بہشتی نہیں ہو سکتے سبحان اللہ ابن تیمیہ عناد کا
کیا کہنا ہے جو لوگ علامت اور کسوٹی ایمان اور نفاق کے ہیں وہ بہشتی
نہوں پھر کون ہوگا انصاف کیجیے سبحان اللہ اہل اسلام کو ایسا عقیدہ
چاہیے اس مضمون کی بخاری و مسلم وغیرہ میں بہت حدیثیں ہیں ملاحظہ
فرماویں اللہ اکبر یہ حدیثیں فقط کتابوں میں لکھی ہیں واسطے بیان
علماء پر گویا اونکا بیان کرنا حرام ہے فصل بیان میں علامت اور کسوٹی
ایمان کی ترمذی میں ابو سعید خدری سے منقول ہے قال کنا لنعرف
المنافقین نحن معشر الانصار ببغضهم علی بن ابیطالب مضمون
روایت ابو سعید خدری کی کہا ہم پہچانتے تھے منافقین کو
گروہ انصار میں ساتھ عداوت اونکی کے علی بن ابیطالب سے
یعنی ... منافقین ...
ترمذی میں حضرت ام سلمہ سے روایت ہے کہ ...

فرماتی تھی لا یحب علیا منافق ولا یبغضہ مومن مضمون
روایت کوئی منافق علی کو دوست نہیں رکہتا اور کوئی مومن
علی کو دشمن نہیں رکہتا ہی ترمذی نی باسناد خود حضرت علی سی روایت
کی ہی قال لقد عہد الی النبی الامی انہ لا یحبک الا مومن ولا
یبغضک الا منافق مضمون روایت حضرت علی نی فرمایا کہ البتہ عہد
کیا مجہسی نبی امی نی اسبات کا کہ تمہارا دوست نہوگا مگر مومن اور تمہارا دشمن
نہ ہوگا مگر منافق اب مقام غور و تامل ہی کہ جو شخص کسوٹی ایمان اور نفاق کی ہو
وہ شخص کیونکر امیر رسول مقبول کی طرفۃ العین مخالف کی بیگانہ جائیگا
جہ جائیکہ مدتہا مخالف رہی مگر افسوس کہ انصاف ملحدوں سی اوٹھ گیا ہم کیا
کریں فصل بیان مذمت علی علیہ السلام خاص مذمت جناب
رسول خدا ہی بلا خلاف چنانچہ مسند احمد سی مشکوۃ میں جناب ام سلمہ سی
روایت ہی کہ جناب پیغمبر خدا نی ارشاد فرمایا من سب علیا فقد
سبنی مضمون روایت جس شخص نی علی مرتضی سی بیزاری کی اور سب کیا
اسنی مجہسی بیزاری کی اور مجہکو سب کیا آپ کتاب مسلم میں بمقام فضائل
جناب علی مرتضی ملاحظہ فرمائی اور دیکہیں تو معاویہ نے سعد بن ابی

وقاص سے کیا کہا اور مسلم میں تو ترمذی کو ملاحظہ فرمائی بمضمون واحد
روایت ہے اور میں بحوالہ ترمذی نقل کرتا ہوں امر معویہ سعداً
فقال ما منعک ان تسب ابا تراب قال اما ما ذکرت ثلثا قالهن رسول
الله فلن اسبه ثم ذکر حدیث المنزلة و حدیث الرایة و حدیث
خصوصیت اهل البیت مضمون روایت معاویہ نے سعد بن ابی وقاص
کو حکم دیا کہ علی کو برا کہو پھر کہا تو کیوں علی کو برا نہیں کہتا سعد نے جواب دیا
حقیقت میں فضیلتوں کو علی کی یاد کرتا ہوں کہ جناب رسول خدا نے تین وہ
فضیلتیں خاص علی کی بیان نہیں فرمائی ہیں او سوقت سے مطلق میرا جی ان
چاہتا کہ میں علی کے شان میں کوئی کلمہ بے ادبی کا کہوں پھر سعد نے
یہ تین حدیثیں بیان کی حدیث منزلت اور حدیث رایہ اور حدیث خصوصیت
اہل بیت پس اب صحیح مسلم اور ترمذی میں حدیث سعد تمام و کمال دیکھ لیجئے
ملاحظہ فرمائیے اور صحابیت معاویہ اور عشرہ مبشرہ میں داخل ہونیکو
غور کیجئے یا جو کہ حب علی ایمان ہے اور بغض کفر ہے تو معاویہ
ضرور بہشتی ہونگا سبحان اللہ کیا صحیح اور درست عقیدہ ہے اہل
اسلام کا ایسا معلوم ہوا کہ جو دشمن اہل بیت ہے وہی اہل سنت ہے

بعض صحابی اور جنتی ہیں اور در اصل یہی سبب افتراق مذہب کا ہے شیعہ مومن
کو مومن اور منافق کو منافق جانتے ہیں اور اہل سنت کہتے ہیں کہ حضرت نبی
فرمایا اصحابی کلہم عدول یعنی میرے سب اصحاب عادل ہیں سبحان
اللہ پھر یوں بھی کہتے ہیں کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے اصحاب میں بعض
منافق ہیں اب انصاف سے فرمائیے وہ یہ بارہ قلم میں داخل ہیں
یا نہیں سبحان اللہ کیا کلام حضرت میں تناقض پیدا ہو گا کیوں نہیں
السلام کے یہی معنی ہیں اور کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ صحاح ستہ میں
احادیث موضوعہ ہیں بخلاف کتب ملت امامیہ کہ وہ کتب اربعہ
کو مشہور کہتے ہیں مگر بلا تنقیح اور بحث سند کی ہیں نہیں جرأت نہیں کر
کیونکہ کل رواۃ کتب اربعہ کے ثقات اثنا عشری نہیں ہیں مگر علما کو حق کا
چھپانا مناسب نہیں ہے کیونکہ یہ جاحد معاندین کا ہے چنانچہ مذکور ہو چکا

خاتمہ اے صاحبان عقل و ہوش حق و باطل میں تمیز بلا انصاف
نہیں ہوتی اور طرفداری ہمیشہ گمراہ کرتی ہے جب تک آدمی اپنی عقل و دانش
سے کام ضروری میں دینی ہو یا دنیاوی غور و فکر نہ کرے گا اوس کو فرق حق و
باطل کا اوس کے بیچ ہرگز ہرگز معلوم نہ ہوگا اور اگر بعد معلوم ہونے کے سنی امام